اسلام کا اصول تو یہ ہے کہ خون کا بدلہ خون لیکن یہاں تو صریحاً نا انصافی کی جارہی ہے۔ ایک تو قصاص نہ دینے کے لیے کہا گیا اور دوسرے دیت بھی نصف ''۔ آخر کیوں؟ جبکہ کافر بھی انسان ہوتے ہیں۔ قصاص اور دیت تو انسانی جان کا بدلہ اور معاوضہ ہے۔ کسی مسلمان یا غیر مسلم کا نہیں۔

جواب:- آپ کے سوالات کے مختصر جوابات درج ذیل ہیں۔

۱- کتاب البیوع، مشکوٰۃ میں جہاں حجام کا لفظ حدیث میں آیا ہے، اس کا ترجمہ سینگی کھینچنے والا درست کیا گیا ہے۔ حجام کا لفظ آج کل تو نائی (باربر) کے لیے مستعمل ہے، لیکن عربی قدیم اور لغتِ حدیث میں حجامت سے مراد ایک خاص پیشہ وارانہ عمل تھا۔ جس میں سینگی کے ذریعے حجام جسم کے کسی فاسد مواد یا خون کو خارج کر دیتا تھا۔ اس عمل کو حجامت کا پیشہ کہا جاتا تھا۔ اور پیشہ ور کو حجام کا نام دیا جاتا تھا۔ یہ لوگ خط بناتے، بال تراشنے کا کام بھی کر لیتے تھے۔ اس فعل کے بطور اختیار کرنے کا مسئلہ مختلف فیہ ہے کیونکہ بعض روایات سے اس کے جواز کا بھی استدلال کیا گیا ہے۔ لیکن یہ پیشہ چونکہ اب معدوم ہو چکا ہے، اس لیے اس پر زیادہ بحث غیر ضروری ہے۔ بہر کیف اس کا اطلاق موجودہ حجامت کے پیشے پہ نہیں ہوتا۔

۲- آپ نے جس حدیث کو باب الربوا میں پڑھ کر اپنا اشکال پیش کیا ہے، میں ترجمان القرآن اگست ۱۹۶۳ء، جلد ۶۰ عدد ۵ کے رسائل و مسائل میں اس پر ''جوازِ سود'' کے حق میں ایک روایت سے غلط استدلال'' کے زیرِ عنوان بحث کر چکا ہوں، پورے جواب کو دوبارہ دہرانا اور نقل کرنا مشکل ہے۔ اگر آپ کو ترجمان دستیاب نہ ہو، تو پھر مجبوراً وہ جواب آپ کو نقل کرا کے ارسال کر دوں گا۔ اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی بصراحت اجازت دی تھی کہ ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ دیئے جائیں گے یا آپ کے علم میں یہ بات آئی اور آپ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔ اس کے بالمقابل حضرت سمرہ بن جندب کی حدیث موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ جانور کے بدلے جانور اُدھار بیچا جائے۔ اس میں دو جانوروں کا بھی ذکر نہیں بلکہ نہی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃً کے الفاظ وارد ہیں۔

۳- سنن ابن داؤد باب الدیات کے حوالے سے آپ نے جس حدیث کا ذکر (باقی بر صفحہ ۵۶)